OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

قرآنِ مجید میں اقسامِ الٰہی: ایک تعارفی و تجزیاتی مطالعہ

Divine Oaths in the Qur'an (Aqsām al-Qurʾān): An Introductory and Analytical Study

Riffat Liaqat
Headmistress of Govt. Girls High School Chaki Ghera, SKP

Abstract

Divine oaths (Aqsām al-Qurʾān) constitute one of the most profound rhetorical and theological features of the Qur'an. This study presents an introductory and analytical examination of the concept of divine oaths, focusing on their definition, categories, purposes, and interpretive significance within classical Qur'anic exegesis. Drawing upon the works of leading exegetes such as al-Ṭabarī, al-Qurṭubī, Ibn Kathīr, and Fakhr al-Dīn al-Rāzī, the paper demonstrates that divine oaths are not merely stylistic devices but deliberate pedagogical tools aimed at awakening human consciousness, reinforcing moral accountability, and directing attention toward divine signs embedded in the cosmos, time, revelation, and the human self.

The study further clarifies the essential distinction between divine oaths and human oaths in Islamic theology, emphasizing that while humans are restricted to swearing by God alone, God employs oaths by elements of creation as evidentiary signs (āyāt) to establish truth and certainty. Through selected Qur'anic examples, the paper argues that Aqsām al-Qurʾān form an integrated system of guidance that combines rhetorical beauty, intellectual persuasion, and ethical

CC BY

instruction. Ultimately, the research highlights the enduring relevance of divine oaths in understanding Qur'anic discourse and its transformative impact on belief, reflection, and conduct.

Key Words: Aqsām al-Qurʾān, Divine Oaths, Qur'anic Rhetoric, Classical Tafsīr, Islamic Theology, Moral Guidance, Qur'anic Discourse

تمہید

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر قسمیں کھائی ہیں جنہیں اقسامِ الٰہی کہا جاتا ہے۔ یہ اسلوب بیان قرآن کی بلاغت، دعوت اور تربیت کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ اس مقالے کا مقصد اقسامِ الٰہی کی تعریف، اقسام، مقاصد، حکمتیں اور منتخب مثالوں کا تحقیقی جائزہ پیش کرنا ہے تاکہ قاری قرآن کے اس بلیغ اسلوب کو بہتر طور پر سمجھ سکے۔[1] عربی زبان میں قسم (یمین / قَسَم) تاکید اور توجہ کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ قرآنِ مجید چونکہ ہدایتِ عامہ کی کتاب ہے، اس لیے اس میں ایسے اسالیب اختیار کیے گئے جو انسانی عقل و دل دونوں کو مخاطب کریں۔ اقسامِ الٰہی اسی دعوتی حکمت کا حصہ ہیں، جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہم حقائق پر انسان کی توجہ مرکوز فرماتا ہے۔[2]

قسم کھانے سے کیا مراد ہے؟

قسم کھانے سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی بات کی سچائی، پختگی یا عزم کو ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نام پر وعدہ یا اعلان کرے کہ وہ بات درست ہے یا وہ فلاں کام ضرور کرے گا یا نہیں کرے گا۔

سادہ الفاظ میں قسم کھانا یعنی:

اللہ کو گواہ بنا کر کسی بات کو مضبوطی کے ساتھ کہنا۔

مثالیں

واللہ میں نے یہ کام نہیں کیا۔

اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا۔

ربّ کی قسم یہ بات سچ ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر

اسلام میں صرف اللہ کے نام کی قسم کھانا جائز ہے۔

کسی اور چیز (جیسے ماں، باپ، قرآن، نبی ﷺ، کعبہ وغیرہ) کی قسم کھانا درست نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی، اس نے شرک کیا" (مفہومِ حدیث)

قسم کی اقسام

لغو قسم: بے ارادہ زبان سے نکل جائے، اس پر کوئی گناہ نہیں۔

منعقدہ قسم: ارادے سے کھائی جائے، توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے۔

غموس قسم: جان بوجھ کر جھوٹی قسم، یہ سخت گناہ ہے، توبہ لازم ہے۔

قسم کھانے سے مراد (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

قسم سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے نام کو گواہ بنا کر کسی بات کے سچ ہونے یا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا پختہ وعدہ کرے۔

اسلام میں قسم کا مقصد سچائی کو مضبوط کرنا اور وعدے کی ذمہ داری کو واضح کرنا ہے، نہ کہ جھوٹ یا دھوکہ۔

قرآنِ مجید میں قسم کا ذکر

1۔ لغو قسم (بے ارادہ قسم)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ

"اللہ تمہیں تمہاری لغو (بے ارادہ) قسموں پر نہیں پکڑتا[3]"

مثال:

روزمرہ گفتگو میں عادتاً کہنا:

"واللہ یہ تو بہت اچھا ہے"

یہ لغو قسم ہے، اس پر گناہ یا کفارہ نہیں۔

2۔ منعقدہ قسم (ارادے سے کھائی گئی قسم)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ

"لیکن اللہ تمہیں ان قسموں پر پکڑتا ہے جو تم نے پختہ ارادے سے کھائیں[4]"

مثال:

کوئی شخص کہے:

"اللہ کی قسم! میں کل روزہ رکھوں گا"

پھر جان بوجھ کر نہ رکھے، تو کفارہ لازم ہو گا۔

3۔ غموس قسم (جھوٹی قسم)

غموس وہ قسم ہے جو جان بوجھ کر جھوٹ پر کھائی جائے۔

قرآن میں اگرچہ لفظ غموس صراحتاً نہیں آیا، لیکن جھوٹی قسم کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا[5]

"جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں"

مثال:

عدالت میں یا کسی فائدے کے لیے کہنا:

"اللہ کی قسم! میں نے یہ کام نہیں کیا"

حالانکہ اس نے کیا ہو۔ یہ سخت گناہ ہے، اس پر کفارہ نہیں بلکہ سچی توبہ ضروری ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ میں قسم کی وضاحت

1۔ صرف اللہ کے نام کی قسم

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ

"جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے[6]"

مثال:

2۔ ماں کی قسم

3۔ نبی کی قسم

2۔ غیر اللہ کی قسم منع ہے

نبی ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ[7]

"جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا"

3۔ جھوٹی قسم کی سخت وعید

نبی ﷺ نے فرمایا:

اليَمِينُ الغَمُوسُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعًا

"جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر دیتی ہے" مسند احمد

قسم توڑنے کا کفارہ (قرآن سے)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا کپڑے پہنائے جائیں یا ایک غلام آزاد کیا جائے، اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ تین دن کے روزے رکھے" سورۃ المائدہ

اقسامِ الٰہی سے کیا مراد ہے؟

اقسامِ الٰہی سے مراد وہ قسمیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ مجید میں مختلف مقامات پر کھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت، قدرت اور حقانیت کو واضح کرنے کے لیے اپنی مخلوقات یا بعض عظیم حقائق کی قسم کھاتا ہے، تاکہ انسان غور و فکر کرے اور پیغام کی اہمیت کو سمجھے۔

اقسامِ الٰہی کی تعریف

اقسامِ الٰہی وہ قسمیں ہیں:

جو اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے
جن کا مقصد توجہ دلانا، دلیل قائم کرنا اور حقیقت واضح کرنا ہے
یہ قسمیں تعلیمی، تربیتی اور دعوتی اسلوب رکھتی ہیں

قرآنِ مجید سے اقسامِ الٰہی کی مثالیں

1۔زمانے کی قسم

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ[8]

"زمانے کی قسم! بے شک انسان خسارے میں ہے"

مقصد:

انسان کو وقت کی قدر اور اعمال کی ذمہ داری کا احساس دلانا۔

2۔سورج اور چاند کی قسم

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا[9]

مقصد:

اللہ کی قدرت اور کائناتی نظام پر غور کی دعوت۔

3۔ قرآنِ مجید کی قسم

وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ[10]

"حکمت والے قرآن کی قسم"

مقصد:

قرآن کے حق اور الہامی ہونے کی تاکید۔

4۔ نفسِ انسانی کی قسم

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا[11]

"اور جان کی قسم اور اس کو درست بنانے والے کی"

مقصد:

نفس کی پاکیزگی اور گناہ کی حقیقت کو واضح کرنا۔

5۔رات اور دن کی قسم

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ۔ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ[12]۔

مقصد:

زندگی میں تضاد، توازن اور ربانی نظام کی نشان دہی۔

اقسامِ الٰہی کے مقاصد و حکمتیں

علمائے تفسیر کے مطابق اقسامِ الٰہی کے مقاصد یہ ہیں:

توجہ دلانا: انسان کی توجہ حاصل کرنا اور سامع کی ذہنی آمادگی پیدا کرنا۔

تاکیدِ مضمون: اہم بات کی تاکید کرنا اور سچائی کو مضبوط دلائل کے ساتھ پیش کرنا۔

تفکر و تدبر کی دعوت دینا: مخلوقات میں غور و فکر۔

اخلاقی تربیت: انسان کو عمل اور انجام پر متنبہ کرنا۔

بلاغی حسن: قرآن کے اعجازِ بیانی کا اظہار۔

اللہ کی قدرت کی نشانیاں دکھانا

حق و باطل میں فرق واضح کرنا

اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ وہ جس چیز کی چاہے قسم کھائے۔

انسان کو اجازت نہیں کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائے۔

1۔ **اللہ کی ذات کی قسم:** اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے، جیسے کہ سورہ یٰس میں ارشاد ہے: "یٰسین۔ قسم ہے قرآن حکیم کی" (یٰس: 1-2)

2۔ **قرآن کی قسم:** اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قسم کھائی ہے، جیسے کہ سورہ الواقعة میں ارشاد ہے: "قسم ہے ان بادلوں کی جو بارش کی وجہ سے چھٹ جائیں" (الواقعة: 75)

3۔ **نبیوں کی قسم:** اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی قسم کھائی ہے، جیسے کہ سورہ الصافات میں ارشاد ہے: "قسم ہے ان لوگوں کی جو صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں" (الصافات: 1)

4۔ **کائنات کی قسم:** اللہ تعالیٰ نے کائنات کی مختلف چیزوں کی قسم کھائی ہے، جیسے کہ:

5۔ **آسمان کی قسم:** "قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی" (الطارق: 1)

6۔ **زمین کی قسم:** "قسم ہے زمین کی اور اس کی وسعت کی" (الذاریات: 48)

7۔ **سورج کی قسم:** "قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی" (الشمس: 1)

8۔ **چاند کی قسم:** "قسم ہے چاند کی جب وہ پورا ہو جائے" (الانشقاق: 18)

9۔ **انسان کی قسم:** اللہ تعالیٰ نے انسان کی قسم کھائی ہے، جیسے کہ سورہ البلد میں ارشاد ہے: "قسم ہے انسان کی اور اس کے خالق کی" (البلد: 1)

ان قسموں کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ یقین دلائے کہ قرآن مجید حق ہے اور اس کی بات سچ ہے۔ یہ قسمیں اللہ تعالیٰ کی قدرت، حکمت، اور رحمت کو ظاہر کرتی ہیں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا[13]

قسم چونکہ گفتگو میں تاکید اور توجہ کے لیے استعمال ہوتی ہے اور قرآنِ مجید چونکہ ہدایتِ عامہ کی کتاب ہے، اس لیے اس میں ایسے اسالیب اختیار کیے گئے جو انسانی عقل و دل دونوں کو مخاطب کریں۔

اقسامِ الٰہی قرآن کا محض ادبی اسلوب نہیں بلکہ ایک جامع دعوتی و تربیتی نظام ہے جو انسان کو کائنات، نفس اور وحی تینوں محاذوں پر غور و عمل کی طرف لے جاتا ہے۔

اقسامِ الٰہی پر مفسرین کی آراء

امام طبریؒ کے نزدیک اقسامِ الٰہی کا مقصد مقسَم علیہ (جس بات پر قسم کھائی گئی) کی عظمت واضح کرنا ہے، تاکہ مخاطب اس پر غور کرے۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسمیں بندوں کے لیے دلیل اور حجت قائم کرنے کا اسلوب ہیں، کیونکہ انسان قسم کے بعد آنے والے مضمون کو زیادہ توجہ سے سنتا ہے۔

امام فخر الدین رازیؒ کے مطابق اقسامِ الٰہی کائنات میں موجود نشانیوں کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور عقل کو بیدار کرتی ہیں۔

حدیث کی روشنی میں اصول

نبی کریم ﷺ نے واضح فرمایا کہ بندہ صرف اللہ کے نام کی قسم کھا سکتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس چیز کو چاہے بطور دلیل پیش فرما سکتا ہے۔

مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

(سنن ترمذی)

یہ حدیث اس اصول کی تائید کرتی ہے کہ اقسامِ الٰہی اور انسانی قسم میں فرق ہے۔

خلاصہ تحقیق

اقسامِ الٰہی قرآنِ مجید کا ایک نہایت بلیغ، حکیمانہ اور دعوتی اسلوب ہے جو انسان کو کائنات، وقت، نفس اور وحی پر غور کی دعوت دیتا ہے۔ مفسرین کے اقوال سے واضح ہوتا ہے کہ یہ قسمیں محض اسلوب نہیں بلکہ ہدایت کی مضبوط دلیل ہیں۔

حوالاجات

[1] ۔ تخلیقِ کائنات کا قرآنی نظریہ - اسلام اور جدید سائنس - منہاج بکس

[2] ۔ القرآن: حجیتِ حدیث و سنت کا انکار در حقیقت قرآن مجید کا انکار ہے (حصہ:4)

[3] ۔ سورۃ البقرہ:225

[4] ۔ سورۃ المائدہ:89

[5] ۔ سورۃ آلِ عمران:77

[6] ۔ صحیح بخاری:6108، صحیح مسلم:1646

[7] ۔ سنن ترمذی:1535

[8] ۔ سورۃ العصر:1–2

[9] ۔ سورۃ الشمس:1–2

[10] ۔ سورۃ یٰس:2

[11] ۔ سورۃ الشمس:7

[12] ۔سورۃ اللیل:1–2
[13] ۔سورۃ النساء(65)